احادیث اور موسیقی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موسیقی عرب معاشرت کا حصہ تھی۔ عبادت، خوشی، غم، جنگ اور تفریح جیسے مختلف مواقع پر موسیقی اور آلات موسیقی کا استعمال عام تھا۔ حدیثوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف موسیقی کو پسند فرمایا، بلکہ بعض موقعوں پر اس کے استعمال کی ترغیب بھی دی۔ ثقہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گانا سنا؛ شادی کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے کی ترغیب دی؛ ہجرت کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے تو عورتوں نے دف بجا کر گیت گائے اور آپ نے انھیں پسند فرمایا؛ ماہر فن مغنیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا گانا سنانے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے سیدہ عائشہ کو اس کا گانا سنوایا؛ سیدہ عائشہ حضور کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور رقص دیکھتی رہیں؛ سفروں میں آپ نے صحرائی نغموں کی معروف قسم حدی خوانی کو نہ صرف پسند فرمایا، بلکہ اپنے اونٹوں کے لیے ایک خوش آواز حدی خوان بھی مقرر کیا اور اعلان نکاح کے لیے آپ نے آلۂ موسیقی دف بجانے کی تاکید فرمائی۔ ان موضوعات پر متعدد روایتیں حدیث کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔ چند نمائندہ روایتیں حسب ذیل ہیں:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عید پر موسیقی

عن عائشة قالت: دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم و عندی

جاريتان تغنيان بغناء بعاث فاضطجع على الفراش وحول وجهه ودخل ابوبكر فانتهرني وقال مزمارة الشيطان عند النبي فاقبل عليه رسول الله عليه السلام فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا وكان يوم عيد. (بخاری، رقم ۹۰۷)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اس موقع پر دو (مغنیہ) لونڈیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر دراز ہو گئے اور اپنا رخ دوسری جانب کر لیا۔ (اسی اثنا میں) حضرت ابوبکر گھر میں داخل ہوئے۔ (گانے والیوں کو دیکھ کر) انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شیطانی ساز (کیوں)؟ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا: انھیں (گانا بجانا) کرنے دو۔ پھر جب حضرت ابوبکر دوسرے کام میں مشغول ہو گئے تو میں نے ان (گانے والیوں کو چلے جانے کا) اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں۔ یہ عید کا دن تھا[۲]۔''

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- ام المومنین سیدہ عائشہ عید کے روز گیت سن رہی تھیں۔
- یہ گیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گائے جا رہے تھے۔
- گانے والیاں ماہر فن مغنیات تھیں[۳]۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲؎ محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔

۳؎ روایت میں 'جاریتان' (دو لونڈیاں) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس سے بعض لوگوں نے ''بچیاں'' مراد لیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ 'جارية' کا لفظ ''بچی'' کے معنی میں بھی آتا ہے، مگر یہاں لازم ہے کہ اس سے ''لونڈیاں'' ہی مراد لیا جائے اور لونڈیاں بھی وہ جو ماہر فن مغنیات کی حیثیت سے معروف تھیں۔ روایت کے اسلوب بیان کے علاوہ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دوسرے طریق میں 'جاريتان' کے بجائے 'قينتان' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ 'قينة' کا معلوم و معروف معنی ''پیشہ ور مغنیہ'' ہے۔ روایت یہ ہے:

عن عائشة ان ابا بكر دخل عليها والنبي صلى الله عليه وسلم عندها يوم فطر او اضحى وعندها قينتان تغنيان بما تقاذفت الانصار يوم بعاث فقال ابوبكر مزمار

o گیت کے اشعار حمدیہ یا نعتیہ نہیں تھے۔ انصار کی قبل از اسلام جنگ کا ایک قصہ تھا جسے گیت کی صورت میں گایا جا رہا تھا۔

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف لانے کے بعد بھی سیدہ نے گیت سننے کا سلسلہ جاری رکھا۔

o آپ نے سیدہ عائشہ کو گانا سننے سے منع نہیں فرمایا۔

o آپ نے گانے والیوں کو گانا گانے سے نہیں روکا۔

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود گانے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے، تاہم جس طرح آپ نے سیدنا ابوبکر کی آواز سن لی، اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو گانے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

o سیدنا ابوبکر نے اسے دیکھتے ہی 'مزمار الشیطان' یعنی شیطان کا ساز کے الفاظ سے تعبیر کیا۔

o سیدنا ابوبکر نے جب گانے کو روک دینا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔

بخاری کی اس روایت سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر موسیقی کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ کا آپ کی موجودگی میں گانا سننا، آپ کا اس پر نہ پابندی عائد کرنا اور نہ کسی ناراضی کا اظہار فرمانا، بلکہ سیدنا ابوبکر کو بھی مداخلت سے روک دینا، یہ سب باتیں موسیقی کے مباح ہونے ہی کو بیان کر رہی ہیں۔

اسی موضوع کی ایک روایت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے المعجم الکبیر میں نقل ہوئی ہے۔ وہ بیان فرماتی ہیں:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

الشیطان مرتین فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم دعھما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا و ان عیدنا ھذا الیوم. (بخاری، رقم ۳۷۱۶)

''سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز ان کے پاس آئے نبی صلی اللہ وسلم بھی وہاں موجود تھے۔ اس وقت دو مغنیہ لونڈیاں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔ سیدنا ابوبکر نے دو مرتبہ کہا: یہ شیطانی ساز (کیوں)؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ابوبکر سے فرمایا: انھیں گانے دو۔ ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے۔ اور آج ہماری عید کا دن ہے۔''

دخلت علينا جارية لحسان بن ثابت يوم فطر ناشرة شعرها معها دف تغنی فزجرتها ام سلمة فقال النبی دعیها یا ام سلمة فان لکل قوم عیدا وھذا یوم عیدنا. (رقم ۵۵۸)

''عید الفطر کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی ہمارے پاس آئی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے پاس دف تھا اور وہ گیت گا رہی تھی۔ سیدہ ام سلمہ نے اسے ڈانٹا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ اسے چھوڑ دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔''

شادی بیاہ پر موسیقی

عن ابن عباس قال انکحت عائشة ذات قرابة لها من الانصار فجاء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال أهدیتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها من یغنی قالت لا فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: ان الانصار قوم فیهم غزل فلو بعثتم معها من یقول:

اتیناکم اتیناکم

فحیانا وحیاکم. (ابن ماجہ، رقم ۱۹۰۰)

''حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کا نکاح کیا۔ اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائے۔ آپ نے (لوگوں سے) دریافت کیا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ہے؟ سیدہ عائشہ نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: انصار گانا پسند کرتے ہیں۔ یہ بہتر ہوتا کہ تم اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھیجتے جو یہ گیت گاتا[۴]:

---

[۴] بخاری میں یہی روایت ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے:

عن عائشة انها زفت امراة الی رجل من الانصار، فقال نبی اللّٰه : یا عائشة ما کان معکم لهو، فان الانصار یعجبهم اللهو. (رقم ۴۸۶۷)

ہم تمھارے پاس آئے ہیں، ہم تمھارے پاس آئے ہیں۔

ہم بھی سلامت رہیں، تم بھی سلامت رہو۔[5]''

اس روایت سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں:

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والے کو بھیجنے کے بارے میں جس انداز سے دریافت فرمایا، اس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اہل عرب رخصتی کے موقع پر دلہن کے ساتھ بالعموم کسی گانے والے کو بھیجا کرتے تھے۔

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جان کر کہ گانے والے کو دلہن کے ہم راہ نہیں بھیجا گیا، خوش گوار تاثر کا اظہار نہیں فرمایا۔

o آپ نے شادی کے موقع پر گانے والے کو دلہن کے ہم راہ بھیجنے کی ترغیب دی۔

o آپ نے گائے بغیر گیت کے بول بھی ادا فرمائے۔

o آپ نے انصار کے گانا پسند کرنے کو بیان فرمایا اور اسے باطل قرار نہیں دیا۔

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گیتوں کو پسند فرماتے تھے۔ اس کے بعض دوسرے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گفتگو اس بنا پر فرمائی کہ آپ کو شادی والے گھر میں گانے کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ ابن حبان کی روایت ہے:

عن عائشة قالت كان في حجري جارية من الانصار فزوجتها قالت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه و سلم يوم عرسها فلم يسمع غناء و لا	''سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے زیر کفالت ایک انصاری لڑکی رہتی تھی۔ میں نے اس کی شادی کر دی۔ شادی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اس موقع پر آپ نے نہ کوئی گیت سنا اور نہ کوئی کھیل

''عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک خاتون کو ایک انصاری شخص سے بیاہ کر رخصت کر دیا۔ (اس موقع پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ، (کیا وجہ ہے کہ) تم لوگوں کے ساتھ کچھ گانا بجانا نہیں تھا، (حالانکہ) انصار تو گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔''

[5] محدثین نے اس روایت کو 'حسن' قرار دیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

لعبا فقال یا عائشة هل غنیتم علیها او لا تغنون علیها ثم قال ان هذا الحی من الانصار یحبون الغناء. (رقم ۵۸۷۵)	دیکھا۔ (یہ صورت حال دیکھ کر) آپ نے فرمایا: عائشہ، کیا تم لوگوں نے اسے گانا سنایا ہے یا نہیں؟ پھر فرمایا: یہ انصار کا قبیلہ ہے جو گانا پسند کرتے ہیں۔''

جشن پر موسیقی

۱۔ عن ابن عائشة لما قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم المدینه جعل النساء و الصبیان یقلن :

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للّٰہ داع
ایها المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

(السیرۃ الحلبیۃ ۲/۲۳۵)

۲۔ عن انس بن مالك ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم مر ببعض المدینة فاذا هو بجوار یضربن بدفهن و یتغنین و یقلن:

نحن جوار من بني النجار
یا حبذا محمد من جار

فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: اللّٰہ یعلم انی لأ حبکن .

(ابن ماجہ، رقم ۱۸۹۹)

۱۔ ''ابن عائشہ سے روایت ہے: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے یہ گیت گایا:

آج ہمارے گھر میں وداع کے ٹیلوں سے چاند طلوع ہوا ہے۔
ہم پر شکر اس وقت تک واجب ہے، جب تک اللہ کو پکارنے والے اسے پکاریں۔
اے نبی، آپ ہمارے پاس ایسا دین لائے ہیں جو لائق اطاعت ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲۔ ’’انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (شہر میں داخل ہونے کے بعد جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی ایک گلی سے گزرے تو کچھ باندیاں دف بجا کر یہ گیت گا رہی تھیں:

ہم بنی نجار کی باندیاں ہیں[۶]۔

خوشا نصیب کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔

(یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم لوگوں سے محبت رکھتا ہوں[۷]۔‘‘

یہ اس موقع کی روایات ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں داخل ہوئے۔ ان سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے موقع پر جشن کا سا سماں تھا۔
- خوشی کے اظہار کے لیے گیت گائے گئے۔
- یہ گیت لونڈیوں نے گائے۔
- گانے کے ساتھ انھوں نے ایک آلۂ موسیقی دف بھی استعمال کیا۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے گیت سنے اور ناپسندیدگی کا تاثر نہیں دیا۔
- گانے والی باندیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت و محبت کا اظہار فرمایا۔

۶؎ یہاں ’جوار‘ کا ترجمہ ’’بچیاں‘‘ کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ دوسرے طریق میں اس کے بجائے ’قینات‘ (مغنیات) آیا ہے:

عن انس بن مالك قال النبى على حي من بنى النجار فاذا جوارى يضربن بالدف ويقلن نحن قينات من بنى النجار فحبذا محمد من جار فقال النبى اللّٰه يعلم ان قلبى يحبكم . (المعجم الصغیر، رقم ۷۸)

’’انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لونڈیاں دف بجا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی گانے والیاں ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میرے دل میں تمھارے لیے محبت ہے۔‘‘

۷؎ محدثین نے اس روایت کو ’صحیح‘ قرار دیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

یہ اور اس موضوع کی دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ نے آپ کا فقید المثال استقبال کیا۔ مدینے میں جشن برپا تھا۔ ہر چھوٹا بڑا آپ کی آمد کی خوشی میں مسرور تھا۔ اس موقع پر عام عورتوں اور بچوں اور مغنیات نے دف بجا کر استقبالیہ نغمے بھی گائے، جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا۔ چنانچہ ان کی بنا پر یہ بات پورے اطمینان سے کہی جا سکتی ہے کہ جشن یا خوشی کی تقریب کے موقع پر گیت گائے جا سکتے ہیں اور آلات موسیقی کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سفر میں موسیقی

عن سلمة بن الاکوع رضی اللّٰه عنه قال خرجنا مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم لعامر یا عامر الا تسمعنا من هنیهاتك وكان عامر رجلا شاعرا حداء فنزل یحدو بالقوم یقول:

اللّٰھم لولا انت ما اھتدینا
ولا تصدقنا ولا صلینا
فاغفر فداء لك ما ابقینا
وثبت الاقدام ان لاقینا
والقین سکینة علینا
انا اذا صیح بنا ابینا
وبالصیاح عولوا علینا

فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: من ھذا السائق؟ قالوا: عامر بن الاکواع. قال: یرحمه اللّٰه. (بخاری، رقم ۳۹۶۰)

''سلمہ بن الاکواع سے روایت ہے کہ ہم رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے عامر سے کہا: تم ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ عامر جو حدی خوان شاعر تھے، (لوگوں کی فرمایش سن کر) سواری سے اترے اور یہ (اشعار) گانے لگے:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اے پروردگار، اگر تیری ہدایت ہمیں میسر نہ ہوتی

تو ہم نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کر پاتے۔

ہمارے گناہوں کو بخش دے، (جو ہم کر چکے ہیں اور) جو ہم سے سرزد ہوں گے، ہم تیری راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہیں۔

جنگ میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

جب دشمن ہمیں للکارتا ہے تو ہم (خوف زدہ ہونے سے) انکار کر دیتے ہیں۔

وہ پکار پکار کر ہم سے نجات چاہتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گانے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عامر بن الاکواع۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے[8]۔''

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- صحابۂ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے مقصد سے دوران سفر میں تھے۔
- ایک صحابی کی فرمایش پر دوسرے صحابی نے حدی خوانی شروع کی یعنی اشعار گا کر پڑھنے لگے۔
- گانے والے کی آواز اس قدر بلند تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔
- آپ نے پسندیدگی کے ساتھ گانے والے کا نام معلوم کیا۔
- اس کے اچھے اشعار سن کر آپ نے اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

''حدی خوانی''، صحرائی نغمے کی ایک صنف ہے۔ قدیم عرب میں ساربان صحراؤں میں سفر کرتے ہوئے حدی خوانی کرتے تھے۔ اس کا اصل مقصد تو اونٹوں کو مست کر کے انھیں تیز رفتاری کی طرف مائل کرنا ہوتا تھا، مگر شتر سوار بھی اس سے پوری طرح حظ اٹھایا کرتے تھے۔ اس کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں متعدد روایتیں موجود ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام بھی صحرائی سفروں کے دوران میں حدی خوانی سے محظوظ ہوتے تھے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوش آواز حدی خوان انجشہ کو اپنے سفروں کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ ایک سفر کے دوران میں جب اس کے نغمات سے مسرور ہو

---

[8] محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔

کر اونٹ بہت تیز چلنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے محبت سے ڈانٹا کہ وہ اونٹوں پر سوار خواتین کا لحاظ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اونٹوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے گر جائیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان للنبي حاد يقال له انجشة و كان حسن الصوت فقال له النبي رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء. (بخاری، رقم ۵۸۵۷)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حدی خوان مقرر تھا۔ اس کا نام انجشہ تھا۔ وہ نہایت خوش آواز تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر کے دوران میں اسے) فرمایا: انجشہ آہستہ، کہیں نازک آبگینوں کو توڑ نہ ڈالنا۔ قتادۃ کہتے ہیں: اس سے نازک عورتیں مراد ہیں۔''

یہاں یہ واضح رہے کہ محققین کے نزدیک حدی خوانی عرب کی اصناف موسیقی ہی میں شامل ہے۔ ڈاکٹر جواد علی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام'' میں اس کا ذکر اسی پہلو سے کیا ہے:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

والحداء، هو من اقدم انواع الغناء عند العرب، يغنى به في الاسفار خاصة، ولا زال على مكانته و مقامه في البادية حتى اليوم. و يتغنى به في المناسبات المحزنة ايضاً لملاءمة نغمته مع الحزن. وقد كان للرسول حادي هو (البراء بن مالك بن النضر الانصاري) وكان حداءً للرجال. وكان له حداء آخر، يقال له (انجشة الحادي) وكان جميل

''حدی خوانی عربوں کے گانے کی قدیم ترین قسموں میں سے ہے۔ یہ صنف بالعموم سفروں کے ساتھ مخصوص تھی۔ موجودہ زمانے میں بھی صحراؤں میں اس کی یہی حیثیت ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ اس کے نغمے جذبات غم کے ساتھ کافی ہم آہنگ ہوتے ہیں، اس لیے غم کے مواقع پر بھی یہ صنف اختیار کی جاتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدی خوان (البرا بن مالک بن نضر) مقرر کر رکھا تھا جو مردوں کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔ ایک اور نہایت خوش گلو حدی خوان (انجشہ) تھا۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ

الصوت اسود، و كان يحدو للنساء ، نساء النبی ، و کان غلاماً للرسول.(١١٦/٥)

وسلم کا ایک سیاہ فام غلام تھا اور آپ کی ازواج مطہرات کے لیے حدی خوانی کرتا تھا ۔''

مزید لکھتے ہیں:

والحدا ھو فی الواقع غناء اھل البادیة، ... ھذا النوع من الغناء مما یتناسب مع لحن البوادی و نغمھا الحزینة البسیطة التی تطرب بھا طبیعة البداوة نفس الاعراب. (١١٧/٥)

''حدی خوانی اصل میں اہل بادیہ کا گانا ہے... گانے کی یہ صنف خانہ بدوشوں کے لحن اوران کے جذبات غم کی تعبیر کرنے والے سادہ اور فطری نغموں سے مناسبت رکھتی ہے جن سے ان خانہ بدوشوں کی بدوی طبیعت مسرور ہوتی ہے۔''

ابن خلدون نے اپنی کتاب ''مقدمہ'' میں لکھا ہے کہ حدی خوانی کا مقصد محض قافلے کے شرکا کو محظوظ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ اس کے ساتھ اونٹوں کو نغموں سے سرشار کر کے ان کی رفتار کو تیز کرنا بھی ہوتا ہے:

''(مسرور ہونے کی) یہ کیفیت انسان تو انسان بے زبان جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اونٹ ساربانوں کی حدی خوانی سے اور گھوڑے سیٹی اور چیخ سے متاثر ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اگر نغمات متناسب اور فن موسیقی کے موافق ہوں تو ان سے جانور مست ہو جاتے ہیں۔''

(٨٠/٢)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

آلات موسیقی

عن الربیع بنت معوذ قالت دخل علي النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم غداة بنی علي فجلس علی فراشي کمجلسك منی و جویریات یضربن بالدف و یندبن من قتل من ابائھن یوم بدر حتی قالت جاریة و فینا نبی یعلم ما فی غد فقال النبی لا تقولی ھکذا وقولی ما کنت تقولین.

(بخاری، رقم ٣٧٧٩)

”ربیع بنت معوذ بیان کرتی ہیں: جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر اسی طرح بیٹھے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔ اس وقت ہماری (گانے والی) باندیاں دف پر بدر میں قتل ہونے والے اپنے آبا کا نوحہ (اشعار کی صورت میں) گا رہی تھیں۔ ان میں سے ایک باندی نے (گاتے ہوئے) کہا: اس وقت ہمارے درمیان وہ نبی موجود ہیں جنھیں آنے والے دنوں کی باتیں بھی معلوم ہیں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مصرع) نہ کہو، وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی[9]۔“

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم شادی کی کسی تقریب میں گئے تو باندیاں گیت گا رہی تھیں۔
- آپ کی آمد کے باوجود گانے کا سلسلہ جاری رہا۔
- گانے والیاں گانے میں دف استعمال کر رہی تھیں۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم توجہ سے گانا سن رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے انھیں بعض اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔
- چند اشعار سے منع کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گیت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کثرت سے استعمال ہونے والے آلۂ موسیقی دف پر کوئی پابندی عائد نہیں فرمائی تھی۔ درج بالا دیگر روایتیں بھی اگر پیش نظر رہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ خوشی کی تقریبات میں گیتوں کے ساتھ اس کا استعمال عام تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے مختلف موقعوں پر بجایا گیا اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ بعض روایتیں اس کے جواز سے آگے بڑھ کر نکاح کے موقع پر اس کے لزوم کو بھی بیان کرتی ہیں:

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: فصل بين الحلال والحرام الدف والصوت في النكاح.	”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نکاح کے) حلال اور حرام میں فرق یہ ہے کہ دف بجایا جائے اور بلند آواز سے اعلان کیا جائے[10]۔“

(ابن ماجہ، رقم ۱۸۹۶)

---

[9] محدثین نے اس روایت کو ’صحیح‘ قرار دیا ہے۔

دف کے آلۂ موسیقی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ یہ ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز ہے جو قدیم زمانے سے استعمال ہو رہا ہے۔ڈاکٹر جواد علی نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

والدف من آلات الطرب القديمة المشهورة و يستعمل للتعبير عن العواطف فى الفرح والسرور... و تنقر به النساء

''دف موسیقی کے مشہور اور قدیم آلات میں سے ہے۔ یہ سرور اور خوشی کے جذبات کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے... عورتیں بھی اسے بجاتی ہیں۔عربوں کے ہاں یہ بالکل عام

۱۰؎ شریعت کی رو سے خفیہ نکاح باطل قرار پاتا ہے۔ چنانچہ نکاح کا اعلان شرائط نکاح میں شامل ہے۔اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں نکاح کے موقع پر دف بجانے کو ضروری قرار دیا۔ بیہقی سنن الکبریٰ کی ایک روایت میں یہی بات تفصیل سے بیان ہوئی ہے:

عن علی ابن ابی طالب أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه و سلم مر هو و أصحابه ببني زريق فسمعوا غناء ولعبا فقال ما هذا قالوا نكاح فلان يا رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه و سلم قال كمل دينه هذا النكاح لا السفاح و لا النكاح السر حتى يسمع دف أو يرى دخان قال حسين و حدثنى عمرو بن يحى المازني أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم كان يكره نكاح السر حتى يضرب بالدف. (بیہقی سنن الکبری، رقم ۱۴۴۷۷)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہمراہ بنی زریق کے پاس سے گزرے۔اس موقع پر آپ نے ان کے گانے بجانے کی آواز سنی۔آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یارسول اللہ، فلاں شخص کا نکاح ہو رہا ہے۔آپ نے فرمایا: اس کا دین مکمل ہو گیا۔نکاح کا صحیح طریقہ یہی ہے۔نہ بدکاری جائز ہے اور نہ پوشیدہ نکاح۔ یہاں تک کہ دف کی آواز سنائی دے یا دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے۔حسین نے کہا ہے اور مجھ سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نکاح کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ اس میں دف بجایا جائے۔''

نکاح کے موقع پر موسیقی کے استعمال کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے اور تمدن کے لحاظ سے ضروری قرار دیا۔موجودہ زمانے میں عرف اور حالات کے مطابق کوئی دوسرا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com

ایضاً . وقد کان شائعاً عند العرب، ینقرون به فی افراحھم . ولما وصل الرسول الی یثرب، استقبل بفرح عظیم و بالغناء و بنقر الدفوف . واکثر ما استعمله العرب فی المناسبات المفرحة، کالنکاح، ورافقوا الضرب به اصوات الغناء. (تاریخ العرب ۵/۱۰۸)

تھا۔ وہ اسے خوشی کے موقعوں پر بجاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو آپ کا نہایت خوشی کے ساتھ گیت گا کر اور دف بجا کر استقبال کیا گیا۔ اہل عرب بالعموم اس کا استعمال نکاح جیسے خوشی کے مواقع پر کرتے تھے اور اس کو بجا کر اس کے ساتھ گیت گاتے تھے۔‘‘

بائیبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کا ذکر آلۂ موسیقی کے طور پر ہوا ہے۔ اردو زبان میں بائیبل کی قاموس میں ’’موسیقی کے ساز‘‘ کے زیر عنوان بیان ہوا ہے:

’’یہ (دف) غالباً خنجری قسم کا ساز تھا جو ہاتھ میں پکڑ کر بجایا جاتا تھا۔ یہ گانے اور ناچنے میں تال دینے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ جشن کی محفلوں اور جلوسوں میں یہ رونق پیدا کرتا تھا۔‘‘

(قاموس الکتاب، ۹۷۸)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فن موسیقی

عن السائب بن یزید ان امراة جاء ت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال: یا عائشة تعرفین ھذہ؟ قالت: لا یا نبی اللّٰہ. قال: ھذہ قینة بنی فلان تحبین ان تغنیك؟ فغنتھا. (سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۸۹۶۰)

’’سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے (سیدہ عائشہ سے) فرمایا: عائشہ کیا تم اس عورت کو جانتی ہو؟ سیدہ نے کہا: جی نہیں، اے اللہ کے نبی۔ آپ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی گانے والی ہے۔ کیا تم اس کا گانا پسند کرو گی؟ چنانچہ اس نے سیدہ کو گانا سنایا۔[۱۱]‘‘

۱۱؎ محدثین نے اس روایت کو ’صحیح‘ قرار دیا ہے۔

اس روایت کے بنیادی نکات یہ ہیں:

- فن موسیقی سے وابستہ ایک عورت[۱۲] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔
- اس نے آپ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سیدہ عائشہ کو گانا سنانا چاہتی ہے۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نہ کراہت کا اظہار فرمایا اور نہ اسے سرزنش فرمائی۔
- اس کے برعکس آپ نے سیدہ سے اسے متعارف کرایا۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس مغنیہ نے سیدہ کو گانا سنایا۔

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فن موسیقی کو اصلاً باطل نہیں سمجھتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ اس پیشہ ور مغنیہ کو ٹوک دیتے یا کم سے کم سیدہ کو اس کا گانا ہرگز نہ سننے دیتے۔ بعض دوسری روایتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ماہر فن مغنی اور مغنیات اور رقاص اور رقاصائیں عرب میں موجود تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے فن سے لطف اندوز ہونے کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔

ترمذی اور بیہقی کی حسب ذیل روایتوں سے یہی تاثر ملتا ہے:

عن عائشة قالت : كان رسول الله جالسا فسمعنا لغطا و صوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه و سلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه و سلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى رأسه فقال لي اما شبعت اما شبعت ؟ قالت فجعلت اقول لا	”سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے درمیان) تشریف فرما تھے۔ یک بہ یک ہم نے بچوں کا شور سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ پھر (ہم نے دیکھا کہ) ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی۔ بچے اس کے اردگرد موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: عائشہ، آ کر دیکھو۔ (سیدہ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور اپنی ٹھوڑی حضور کے شانے پر رکھ کر آپ کے کندھے اور سر کے مابین خلا میں سے اسے دیکھنے لگی۔ حضور نے کئی بار پوچھا: کیا ابھی جی نہیں بھرا؟ میں یہ دیکھنے کے لیے کہ آپ کو

۱۲؎ یہاں ’قينة‘ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ماہر فن اور پیشہ ور مغنیہ کے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

لأنظر منزلتي عنده اذ طلع عمر قال فارفض الناس عنها قالت فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم انى لأنظر الى شياطين الانس والجن قد فروا من عمر.
(ترمذی، رقم ۳۶۹۱)

میری خاطر کس قدر مقصود ہے، ہر بار کہتی رہی کہ ابھی نہیں۔ اسی اثنا میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ (انھیں دیکھتے ہی) لوگ منتشر ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔[۱۳]''

حدثنا عبداللّٰه بن بريدة عن ابيه ان النبى صلى اللّٰه عليه وسلم قدم من بعض مغازيه فأتته جارية سوداء فقالت يا رسول اللّٰه انى كنت نذرت ان ردك اللّٰه سالما ان اضرب بين يديك بالدف فقال ان كنت نذرت فاضربى قال فجعلت تضرب فدخل ابوبكر رضى اللّٰه عنه وهى تضرب ثم دخل عمر رضى اللّٰه عنه فالقت الدف تحتها وقعدت

''عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے لوٹے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ، میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو سلامتی کے ساتھ واپس لایا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی ہے تو بجا لو۔ اس نے دف بجانا شروع کیا۔ (اسی دوران میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ (انھیں دیکھ کر) اس نے

۱۳؎ بعض لوگ اس روایت کو غنا کی شناعت میں استدلال کے لیے پیش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کی بنائے استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ ہے: ''عمر کے آنے سے شیاطین جن وانس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔'' اس جملے کی بنا پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیقی کو شیطان سے منسوب کر کے اس کی شناعت کا اظہار فرمایا ہے۔ ہمارے نزدیک سیاق کلام سے واضح ہے کہ یہ محض تفنن طبع کا جملہ ہے جو آپ نے سیدنا عمر کی طبیعت کی سختی کو بیان کرنے کے لیے ارشاد فرمایا ہوگا۔ اگر اس کے لفظی معنوں ہی کو حقیقی سمجھا جائے تو پھر سوال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ، سیدنا ابوبکر اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گانا سننے کے عمل کو کیا معنی پہنائے جائیں گے؟

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عـلیـہ فـقـال رسـول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیـہ و سلم:ان الشیطان یخاف منک یا عمر.

دف کو اپنے نیچے چھپا لیا۔ (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: عمر تم سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے۔''

(بیہقی سنن الکبریٰ، رقم ۱۹۸۸۸)

ترمذی اور بیہقی کی ان روایتوں میں نوعیت واقعہ سے واضح ہے کہ 'حبشیہ' (حبشی عورت) اور 'جاریۃ سوداء' (سیاہ فام لونڈی) سے مراد 'قینۃ' (مغنیہ لونڈی) ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ گھریلو عورت کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ اس طریقے سے لوگوں کے سامنے فن کا مظاہرہ کرے۔

درج بالا المعجم الکبیر کی روایت میں 'قینۃ' سے مراد ماہر فن مغنیہ ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں مغنیہ ہی کے لیے خاص ہے۔ لسان العرب میں ہے: 'و القینۃ: الامۃ المغنیۃ'، ''قینہ یعنی مغنیہ لونڈی''۔[۱۴]

حبشہ کے غلام اور لونڈیاں رقص و موسیقی کے فنون میں مہارت رکھتے تھے۔ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی مردوں اور عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور آپ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔

رقص

عـن انس قال کانت الحبشۃ یزفنون بین یدی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ

[۱۴] اس لفظ کا یہ مصداق اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد ہر لحاظ سے سے معلوم و معروف رہا ہے۔ امرؤ القیس کے اشعار ہیں:

فـان امس مکروب فیا رب قینۃ　　مـنـعـمۃ اعـملتـهـا بـکـران

لها مزهر یعلوا الخمیس بصوته　　جـش اذا مـا حـرکتـه الیدان

''اگرچہ کل غمگین تھی تو کیا ہوا کتنی ہی نرم و نازک گانے والی لونڈیاں ہیں جن کو میں نے گانا گانے پر مامور کیا۔ ان کے پاس ایسا ساز ہے جس کی آواز پورے لشکر پر چھا جاتی ہے اور جب ہاتھ اس کو حرکت دیتے ہیں تو اس سے ایک بھاری اور بھدی آواز نکلتی ہے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وسلم ويرقصون و يقولون: "محمد عبد صالح" فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم: مايقولون؟ قالوا يقولون: "محمد عبد صالح".

(احمد بن حنبل، رقم ۱۲۵۶۲)

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشہ کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے اور یہ گا رہے تھے: محمد صالح انسان ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ کہہ رہے ہیں: محمد صالح انسان ہیں۔''

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- حبشہ کے رقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے۔
- ناچنے کے ساتھ وہ آپ کی مدح سرائی بھی کر رہے تھے۔
- آپ نے انھیں ناچنے اور گانے سے منع نہیں فرمایا۔
- اس بات سے آپ کی دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ نے گانے کے الفاظ کے بارے میں دریافت کیا۔

روایات میں مذکور ہے کہ حبشہ کے ماہرفن رقاص اہل عرب کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔ عرب کے شرفا کے نزدیک ان کے رقص سے محظوظ ہونا معیوب بات نہیں تھی۔ چنانچہ وہ انھیں اپنی مختلف تقریبات میں مدعو کرتے تھے۔ ''المفصل فی تاریخ العرب'' میں ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں:

وقد عرف الحبش بحبهم للرقص . وكان اهل مكة و غيرهم من اهل الحجاز اذا ارادوا الاحتفال بعرس اوختان او اية مناسبة مفرحة اخرى احضروا الحبش للرقص والغناء على طريقتهم الخاصة. (۵/۱۲۲)	''حبشہ کے لوگوں کی رقص سے محبت مشہور تھی۔ اہل مکہ اور ان کے علاوہ اہل حجاز جب شادی، ختنہ یا کوئی اور خوشی کی محفل منعقد کرتے تو حبشہ کے لوگوں کو ان کے مخصوص ناچ گانے کے لیے بلاتے تھے۔''

روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حبشہ کے ان

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

فن کاروں کا رقص دیکھا:

عن عائشة قالت جاء حبش یزفنون فی یوم عید فی المسجد فدعانی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فوضعت راسی علی منکبه فجعلت انظر الی لعبهم حتی کنت انا التی انصرف عن النظر الیهم. (مسلم، رقم ۸۹۲)

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ عید کے روز حبشی مسجد میں رقص کا مظاہرہ کرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا اور ان کا کرتب دیکھنے لگی۔ (کافی وقت گزرنے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا) یہاں تک کہ میں خود ہی انھیں (مسلسل) دیکھ کر تھک گئی۔''

خوش الحانی کی تحسین

عن ابی موسیٰ رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال له یا ابا موسیٰ لقد اوتیت مزمارا من مزامیر آل داؤد. (بخاری، رقم ۴۷۶۱)

''ابوموسیٰ اشعری سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری تلاوت سن کر) فرمایا: اے ابوموسیٰ، تجھے تو قوم داؤد کے سازوں میں سے ایک ساز دیا گیا ہے۔''[15]

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت میں غنا کو پسند فرمایا۔

o آپ نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کو ساز سے تعبیر کیا۔

o آپ نے مثبت انداز سے قوم داؤد کے سازوں کا ذکر فرمایا۔

اس روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی کو پسند فرماتے تھے۔ روایت کے الفاظ سے واضح ہے کہ آپ کے تحسین فرمانے کا سبب خوش الحانی ہے۔ یہ چیز ظاہر ہے کہ تلاوت کے علاوہ بھی کہیں موجود ہوگی تو لائق تحسین ٹھہرے گی۔ یعنی اللہ کی حمد وثنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱۵؎ محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مدحت یا دیگر اچھے مضامین کے اشعار کو اگر خوش الحانی سے پڑھا جائے تو ان سے محظوظ ہونا پسندیدہ ہی قرار پائے گا۔ غنا اور موسیقی کا فن اسی خوش الحانی پر مبنی ہے۔ تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ تلاوت قرآن کے لیے لحن کے جو قواعد مرتب کیے گئے ہیں، وہ فن موسیقی کے قواعد سے مختلف ہیں، لیکن یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ آواز کا زیر و بم اور لہجے کی شیرینی و لطافت جیسے غنا کے بنیادی لوازم دونوں فنون میں یکساں طور پر مطلوب ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ دونوں فنون ایک نوعیت کا اشتراک بہر حال رکھتے ہیں۔

مزید براں اس روایت میں 'مزامیر آل داؤد' کے الفاظ مثبت انداز سے آئے ہیں۔ ان کے استعمال سے آپ نے گویا سیدنا داؤد علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں بائیبل کی ان روایات کی تصدیق فرما دی ہے جن کے مطابق وہ اللہ کی حمد و ثنا کے لیے آلات موسیقی استعمال کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض جلیل القدر مفسرین نے قرآن کے ان مقامات کی تفسیر میں جہاں سیدنا داؤد علیہ السلام کی حمد و ثنا کا ذکر ہوا ہے، اسی روایت کو نقل کیا ہے۔ ابن کثیر سورۂ انبیا کی آیت ۷۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وذلك لطيب صوته بتلاوة كتابه الزبور وكان إذا ترنم به تقف الطير فى الهواء فتجاوبه وترد عليه الجبال تأويبا ولهذا لما مر النبى صلى الله عليه وسلم على أبي موسى الأشعرى وهو يتلو القرآن من الليل وكان له صوت طيب جدا فوقف واستمع لقراءته وقال: لقد أوتى هذا مزمارا من مزامير آل داود قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لو علمت

''اور یہ ان کی اچھی آواز کے ساتھ زبور کی تلاوت کرنے کی وجہ سے تھا۔ جب وہ اسے ترنم سے پڑھتے تو پرندے ہوا میں رک جاتے اور اس کا جواب دیتے اور پہاڑ اس تسبیح کا جواب دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ تہجد کے وقت قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ رک گئے اور ان کی قرأت سنی، کیونکہ ان کی آواز بے حد خوب صورت تھی۔ آپ نے فرمایا: بے شک، اسے آل داؤد کے مزامیر میں سے ایک مزمار عطا کیا گیا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

أنك تسمع لحبرتك تحبيرا، وقال أبو عثمان النهدی ما سمعت صوت صنج ولا بربط ولا مزمار مثل صوت أبی موسیٰ رضی اللّٰه عنه. (۱۸۷/۳)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں آپ کو اور خوش کرتا۔ ابوعثمان نہدی نے بیان کیا ہے: میں نے کسی ڈھول، بانسری اور بربط کی ایسی آواز نہیں سنی جیسی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی ہے۔''

اس روایت کی بنا پر یہ بات بھی بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدنا داوٗد علیہ السلام کی خوش الحانی مسلم تھی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com